سوال

(142) میرا پڑوسی رات کو بہت (دیر تک) بیدار اور نماز فجر کے وقت سویا رہتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست میرے بہت ہی قریب رہتا ہے، مسجد بھی ہمارے گھر سے بہت ہی قریب ہے لیکن میرا دوست نماز فجر کےلئے مسجد میں نہیں جاتا کیونکہ وہ رات ٹیلی وژن دیکھنے اور تاش کھیلنے کےلئے صبح کی ابتدائی گھڑیوں تک بیدار رہتا ہے اور پھر نماز صبح طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتا ہے۔ میں نے اسے بہت سرزنش کی لیکن اس کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح کی اذان نہیں سنتا حالانکہ مسجد ہمارے گھر کے بہت ہی قریب ہے۔ میں نے کہا کہ نماز کےلئے میں تمہیں بیدار کردیا کروں گا، چنانچہ فی الواقع میں نے اسے بیدار بھی کیا لیکن اس کے باوجود اسے مسجد میں نہ دیکھا اور نماز سے واپس آکر دیکھا تو وہ سویا ہوا تھا۔ میں نے اسے سرزنش کی تو اس نے بودے حیلے بہانے پیش کرنے شروع کردیئے حتی کہ بسا اوقات اس نے یہ بھی کہا "کیا قیامت کے دن اللہ تعالی تم سے میرے بارے میں اس لئے باز پرس کرے گا کہ میں تمہارا پڑوسی تھا؟" براہ کرم رہنمائی فرمائیں اور بتائیں، کیا نماز کےلئے اسے بیدار کرنا میری ذمہ داری ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ رات کو اس قدر بیدار رہے جس کی وجہ سے وہ نماز فجر باجماعت یا بروقت ادا نہ کرسکے خواہ یہ بیداری قرآن مجید کی تلاوت یا طلب علم ہی کےلئے ہو، تو اس سے اندازہ فرمائیے کہ ٹیلی وژن دیکھنے اور تاش کھیلنے کےلئے بیداری کی کہاں تک گنجائش ہوسکتی ہے؟

اپنے اس عمل کی وجہ سے یہ شخص اللہ تعالی کی سزا کا مستحق ہے نیز یہ اس بات کا مستحق ہے کہ حکمران بھی اسے سزا دیں جس کی وجہ سے یہ اور اس جیسے دیگر لوگ اپنی اصلاح کرلیں۔ نماز فجر کو دانستہ طلوع آفتاب تک موخر کرنا تمام اہل علم کے نزدیک کفر اکبر ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((بین الرجل وبین الکفر والشرک ترک الصلوۃ)) (صحیح مسلم)

"آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے۔"

نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((العهد الذي بیننا وبینهم الصلاة فمن ترکها فقد کفر))

''ہمارے اوران (کفارومشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جواسے ترک کردے وہ کافر ہے۔''

اس حدیث کوامام احمداوراہل سنن نے حضرت بریدہ حصیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث اورآثارہیں جواس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص جان بوجھ کرکسی شرعی عذر کے بغیر نماز کواس قدر موخر کرے کہ اس کاوقت ختم ہوجائے تووہ کافر ہے لہذا ہر مسلمان پریہ واجب ہے کہ وہ نماز بروقت اداکرے اوراس کے لئےاپنے اہل خانہ یا بھائیوں اوردوستوں میں سے کسی کی مددلے یا گھڑی کالارم لگالیا کرے جس کی وجہ سے بروقت بیدار ہوسکے۔

سوال کرنے والے بھائی!آپ بھی اپنے دوست کی مدد کیجئے، اسے کثرت سے سمجھائیے اوراس کے باوجوداگریہ اپنے اس قبیح عمل پر اصرار کرے تومرکزالھیئۃ میں اس کی شکایت کیجئےتاکہ اسے مناسب سزابھی دی جاسکے۔ ہم اللہ تعالی سے سب کےلئے ہدایت اورحق پر استقامت کی دعاکرتے ہیں۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 249

محدث فتویٰ